رَّبِّ زِدْنِيْ عِلْمًا

' اے میرے رب! مجھے علم میں بڑھادے۔'

قرآن کریم (۲۰:۱۱۵)

تعلیمی نصاب

دسمبر ۲۰۲۵ - اگست ۲۰۲۶

MAIN LEVEL (URDU)

لجنہ اماء اللہ، ماریشس

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

صفحہ	فہرست عنوانات
۳	○ عہد لجنہ
۴	○ رموز اوقاف
۵	○ حضرت اقدس مسیح موعودؑ کی رہنمائی
۶	○ حضرت مصلح موعودؓ کی رہنمائی
۷	○ نیا تعلیمی نصاب کا تعرف
۱۱-۳۴	○ تعلیمی نصاب پہلا ٹرم - دسمبر ۲۰۲۵ سے اپریل ۲۰۲۶ تک
۳۵-۵۲	○ تعلیمی نصاب دوسرا ٹرم - مئی سے اگست ۲۰۲۶ تک

عہد لجنہ اِماءاللہ

اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ
وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ

میں گواہی دیتی ہوں کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ۔ وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی
شریک نہیں۔ اور میں گواہی دیتی ہوں کہ محمد ﷺ
اس کے بندے اور رسول ہیں۔

میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنے مذہب اور قوم کی خاطر اپنی جان، مال،
وقت اور اولاد کو قربان کرنے کے لئے ہر دم تیار رہوں گی۔ نیز سچائی
پر ہمیشہ قائم رہوں گی اور خلافتِ احمدیہ کو قائم رکھنے کیلئے ہر قربانی کے
لئے تیار رہوں گی۔

ان شاءاللہ

Summary of the Most Common Stop / Pause Signs During the Recitation of the Holy Qur’an

رموز اَوقاف

This sign indicates the end of a verse – one must stop here.	O	یہ علامت آیت کی ہے یہاں ٹھہرنا ضروری ہے
This sign (*meem*), indicates *waqf lazim* – one must pause here.	م	لفظِ لازم کا مختصر ہے یہاں ٹھہرنا ضروری ہے
This sign (*tua*), means *waqf mutlaq* – one should pause here.	ط	لفظِ مطلق کا مخفف ہے ٹھہرنا چاہیئے
This sign (*jeem*), means *waqf jaa'z* – one may or may not stop here.	ج	علامتِ جائز۔ ٹھہرنا نہ ٹھہرنا دونوں برابر ہیں
This sign (*zaa*), means that one should not pause here.	ز	لفظِ تجاوز سے لیا گیا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ یہاں سے گزر جانا چاہیئے
This sign means *al-waslul aula* – it is better to join the two verses together and not to read them separately.	صلے	اَلْوَصْلُ اَلْاَوْلٰی کا خلاصہ ہے یعنی ملا کر پڑھنا بہتر ہے
This sign (*saad*), means one may or may not pause here.	ص	علامت وقفِ مرخّص۔ اگر تھک کر ٹھہر جائے تو رخصت ہے
This sign (*qaaf*), means that one should not pause here.	ق	یہاں ٹھہرنا نہ چاہیئے
This sign (*saktah*), means that one should pause very briefly, holding one’s breath.	سکتہ	یہاں تھوڑا ٹھہرے سانس نہ توڑے
This sign (*laa*), without the *aayat* sign, indicates that one must not stop here.	لا	بغیر آیت کے ہو تو ٹھہرنا جائز نہیں
This sign (*laa*) with the *aayat* sign, means that one may or may not stop here. Both options are available. (Pl. see lesson 37 of *Qaidah Yassarnal Qur’an*).	لا O	لا اگر علامت آیت پر ہو تو یہاں ٹھہریں یا نہ ٹھہریں، دونوں صورتیں درست ہیں۔ مزید تفصیل کے لیئے دیکھیں قائدہ یسّرنا القرآن سبق ۳۷

حضرت اقدس مسیح موعودؑ کی رہنمائی

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ

:"علم سے مراد منطق یا فلسفہ نہیں ہے بلکہ حقیقی علم وہ ہے جو اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے عطا کرتا ہے۔ یہ علم اللہ تعالیٰ کی معرفت کا ذریعہ ہوتا ہے اور اس سے خشیت الٰہی پیدا ہوتی ہے۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ ۱۹۵۔ الحکم جلد ۷ صفحہ ۲۱)

حضرت مصلح موعودؓ کی رہنمائی

پس کوئی عورت یہ نہ خیال کرے کہ میں پڑھی ہوئی نہیں۔
اگر نہیں پڑھی ہوئی، تو بھی دین سیکھے اور اوروں کو سکھائے۔ پڑھے ہوئے۔ اور ان پڑھ۔ سب کا فرض ہے کہ دین سیکھیں۔ اور عمل کریں۔ خدا تعالی نے عقل انسان کو اس لئے دی ہے کہ اس سے لوگ سمجھیں اور سوچیں اور دوسروں کو سکھائیں۔

(الفضل)

تعلیمی نصاب کا تعارف

جنوری 2025 سے اگست 2025 تک کے لیے ایک مطالعاتی پروگرام۔

اجزاء کو آپ مطالعہ کے طور پر گروپ ڈسکشن کی صورت میں پڑھا جا سکتا ہے۔ مزید سورۃ الانشقاق کی تفسیر اور حضرت مسیح موعودؑ کی لکھی ہوئی کتاب 'کشتی نوح' کے بارے میں زیادہ جاننے کے لئے آن لائن کلاسز کو سنیں۔ علاوہ ازیں آسان اور براہ‌راست سوالات مطالعہ کے لئے کئی جزو میں شامل کئے گئے ہیں جن کا جواب خود لجنہ کو دینا پڑ سکتا ہے۔ البتہ کچھ بھی مشکل لگنے کی صورت میں کوئی بھی لجنہ مقامی تعلیم سیکرٹری سے یا نیشنل دفتر سے براہ‌راست مدد لے سکتی ہے۔

نصاب کے اجزاء کا خلاصہ

ذیل میں تعلیم کے نصاب 2025 کے اجزا کا خلاصہ دیا گیا ہے۔ براہ کرم ہر ایک جزء کی وضاحت کو پڑھیں۔
نصاب کے تمام اجزاء ضروری ہیں اور ان کا تفصیل سے مطالعہ کیا جانا چاہیے۔ یہ باقاعدہ خود مطالعہ کے طور پر ہو سکتا ہے یا پھر ایک ورکشاپ یا بحث کے طور پر بھی

ا۔ قرآن کریم

قرآن پاک کے بارے میں ہماری سمجھ اور معلومات کو بڑھانے کے لیے ہم درج ذیل دو سورۃ کا ترجمہ اور تفسیر کے ساتھ مطالعہ کریں گے:

سورۃ الانشقاق آیت ایک سے تیرہ (ٹرم 1)

سورۃ الانشقاق آیت چودہ سے چھبیس (ٹرم 2)

براہ کرم نوٹ کریں کہ اردو تفسیر حضرت خلیفہ الثانی کی تفسیر کبیر سے لی گئی ہے۔

۲۔ اللہ تعالیٰ کی صفات

ہر ٹرم کے لیے ہم نے اللہ تعالیٰ کی پانچ صفات کو ترجمہ کے ساتھ حفظ کرنے کے لیے منتخب کیا ہے۔ مزید، متعلقہ خطبہ جمعہ کے ساتھ اللہ کی دو صفات کو جوڑا گیا ہے۔ پیارے حضور (ایدہ اللہ تعالیٰ) نے نہایت خوبصورتی سے بتایا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی یہ صفات ہماری روزمرہ کی زندگی میں کس طرح جھلکتی ہیں اور ہمیں ان صفات کو اپنے اندر سمیٹنے کے لیے کس طرح کوشش کرنی چاہیے۔ براہِ کرم خطبہ جمعہ سنیں اور ہر ایک صفت کو سمجھیں۔

۳۔ لفظ بہ لفظ ترجمہ نماز

اس سال ایک نیا جزو متعارف کرایا گیا ہے۔ انشاء اللہ اس سے نماز کے مفہوم کو گہرے طریقے سے سمجھنے میں مدد ملے گی۔ براہ کرم پڑھیں اور یاد کرنے کی کوشش کریں۔

۴۔ حدیث

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی "چالیس جواہر حسن کے" سے لی گئی تفسیر کے ساتھ ہر ٹرم کے لیے ایک حدیث منتخب کی گئی ہے۔ ہر ٹرم کے لیے حدیث کا مطالعہ کریں۔

۵۔ ملفوظات

ہم نے ملفوظات جلد اول سے دو اقتباسات کا انتخاب کیا ہے ہر ٹرم میں مطالعہ کرنے کے لیے۔

۶۔ حفظ کرنے کے لئے قرآن پاک میں سے دعائیں

حفظ کے لیے دو دعائیں قرآن پاک سے منتخب کی گئی ہیں۔ براہ کرم دعاؤں اور تراجم کو حفظ کریں اور ان کی اہمیت کو سمجھیں۔ ان دعاؤں کو روزمرہ کی زندگی میں پڑھنے کی کوشش کریں۔

۷۔ رسول اللہؐ کی دعاؤں میں سے حفظ کرنے کی دعا

اس سال ایک نیا جزو شامل کیا گیا ہے۔ ہر ایک ٹرم ایک کا انتخاب کیا گیا ہے حفظ کرنے کے لئے اور مختصر وضاحت بھی کر دی گئی ہے۔ براہ کرم دعاؤں اور تراجم کو حفظ کریں اور ان دعاؤں کی اہمیت کو سمجھیں اور ان دعاؤں کو روزمرہ کی زندگی میں پڑھنے کی کوشش کریں۔

۸۔ نظم

ہر ٹرم کے لیے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تحریروں سے اشعار کا انتخاب ہوتا ہے تاکہ موجود تعلیمات پر غور کیا جاسکے۔ مزید، مترادف الفاظ اور نظم کی مختصر وضاحت بھی دی گئ ہے۔

۹۔ حفظ قصیدہ

پچھلے سال کے تعلیمی نصاب کے تسلسل کو جاری رکھتے ہوے ہر ٹرم کے لیے، پانچ اشعار مزید حفظ کے لیے دیے گئے ہیں۔

۱۰۔ حضرت مسیح موعودؑ کی کتاب

اس سال ہم کتاب "کشتی نوح" کا مطالعہ اور سمجھیں گے۔ ہم اس سال آدھی کتاب مکمل کرنے کی کوشش کریں گے۔

۱۱۔ آپ مطالعہ کرنے کے لئے کتاب کا انتخاب

اس سال ایک نیا جزو حضرت مصلح موعودؓ کی تحریر کردہ کتاب 'ذکر الٰہی' میں سے چند صفحات تعلیمی سیلیبس میں آپ کا مطالعہ کرنے کے لئے شامل کئے گئے ہیں۔

۱۲۔ کیا آپ جانتی ہیں ؟ قارئین

ہماری معزز قارعات کے لئے جماعت احمدیہ کے تاریخی حقائق کے علم میں اضافہ کرنے کے لئے

www.ahmadipedia.org سے گئے دلچسپ حقائق شامل کئے گئے ہیں۔

نیشنل تعلیمی دفتر

لجنہ اماء اللہ، ماریشس

تعلیمی نصاب پہلا ٹرم - جنوری سے اپریل ۲۰۲۵ کا جائزہ	
اجزاء	**تفصیلات**
قرآن کریم	سورۃ الانشقاق ترجمہ اور تفسیر کے ساتھ
اسماء الحسنیٰ	**اللہ تعالیٰ کے پانچ صفات کے معنی کو یاد کریں اور صفت 'ار رحمن' کی تفصیلی وضاحت کریں**
لفظ بہ لفظ ترجمہ نماز	**دعا: رکوع اور تسبیح**
حدیث	**اعمال کا اجر نیت کے مطابق ملتا ہے۔**
ملفوظات	**ابتلا ضروری ہے۔**
قرآن کریم کی دعا کو یاد کرنے کے لئے	**اپنی زیادتیوں، گناہوں کی مغفرت نیز ثبات قدم کی دعا**
حضرت محمدؐ کی دعا ☆	**نیا کپڑا پہننے کی دعا**
نظم	**دعوت فکر**
قصیدہ	**اشعار اکیس سے پچیس**
حضرت مسیح موعودؑ کی کتاب	**کشتی نوح صفحہ باسٹھ سے بیاسی**
جماعتی کتب کا مطالعہ : ذکر الٰہی مصنف حضرت مصلح موعودؓ ☆	**ذکر الٰہی کیا ہے ؟**

۱: قرآن کریم

Introduction: Al-Inshiqaq

تعارف سورۃ الانشقاق

یہ سورت مکی ہے اور بسم اللہ سمیت اس کی چھبیس آیات ہیں۔

سورتوں کے گزشتہ اسلوب کو برقرار رکھتے ہوئے ایک دفعہ پھر دنیا میں رونما ہونے والی عظیم تبدیلیوں کو آخرت پر گواہ ٹھہرایا گیا ہے۔ ایک دفعہ پھر آسمان کے پھٹ جانے کا ذکر ہے جس کا ایک معنی یہ ہے کہ طرح طرح کی بلاؤں کا نزول ہوگا۔

اس کے بعد زمین کے پھیلا دیئے جانے کا ذکر ہے۔ ویسے تو زمین اس دنیا میں پھیلائی ہوئی دکھائی نہیں دیتی لیکن نزول قرآن کے زمانہ میں انسان کے علم میں صرف آدھی دنیا تھی اور آدھی دنیا امریکہ وغیرہ کی دریافت کے ذریعہ معناً پھیلا دی گئی اور یہی وہ دور ہے جس میں سب سے زیادہ زمین اپنے مدفون رازوں کو اٹھا کر باہر پھینک دے گی، گویا خالی ہو جائے گی۔ یہ نیا سائنسی ترقی کا دور امریکہ کی دریافت سے ہی شروع ہوتا ہے۔

اس کے بعد یہ پیشگوئی ہے کہ جب دن اندھیروں میں تبدیل ہو رہا ہو گا اور پھر رات چھا جائے گی اور ایک دفعہ پھر اسلام کا چاند طلوع ہو گا، اُس دن تم درجہ بدرجہ اپنی ترقی کی آخری منازل طے کر رہے ہو گے۔

Source: alislam.org (https://www.alislam.org/quran/app/84)

Al-Inshiqaq – سُوْرَۃُ الْاِنْشِقَاقِ

(Revealed before Hijra)

Verse-01

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ﴿۱﴾

Translation: In the name of Allah, the Gracious, the Merciful.

ترجمہ: اللہ کے نام کے ساتھ جو بے انتہا رحم کرنے والا، بن مانگے دینے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

Verse-02

اِذَا السَّمَآءُ انۡشَقَّتۡ ﴿۲﴾

Translation: When the heaven bursts asunder,

ترجمہ: جب آسمان پھٹ جائے گا۔

اُردو تفسیر - آیت 02

اِنۡشَقَّتۡ کے معنی ہیں کوئی چیز پھٹ گئی اور اس کے پھٹنے سے دوسری چیز جو اس کے پیچھے تھی نظر آنے لگی۔ انشقاق کے اصل میں دو ہی نتیجے ہوتے ہیں۔ یا تو کوئی چیز پھٹ کر ناکارہ ہو جاتی ہے یا پیچھے جو چیز رُکی ہوئی ہو وُہ باہر آ جاتی ہے۔ بعض دفعہ کسی چیز کے باہر نکلنے میں کوئی روک حائل ہوتی ہے، جب سوراخ ہو جائے تو وہ چیز باہر آ جاتی ہے۔ اِس لحاظ سے آسمان پھٹنے سے عذاب اور رحمت دونوں کا نزول مراد لیا جا سکتا ہے۔ کیونکہ خدا کے پاس عذاب بھی ہے اور اس کے پاس رحمت بھی ہے۔ اِس سورۃ میں ایسا پھٹنا مراد ہے جس کے پیچھے خدا تعالیٰ کا کلام یا الہام ہے۔ (یعنی اس جگہ رحمت کے نزول کا ذکر ہے)

Verse-03

وَاَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَحُقَّتْ ۝

Translation: And gives ear to her Lord — and *this* is *incumbent* upon her —

ترجمہ: اور اپنے ربّ کی طرف کان دھرے گا اور یہی اُس پر لازم کیا گیا ہے۔

اُردو تفسیر - آیت 03

اس کا مطلب یہ ہوا کہ نیا آدم پیدا ہو گا ایک نئی روح دنیا میں آئے گی۔ آسمان کے دروازے کھول دئے جائیں گے اور فرشتے بار بار آئیں گے تا کہ اس کی مدد اور نصرت کریں۔ اس جگہ یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ وَاَذِنَتْ لِرَبِّهَا کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے وَحُقَّتْ بھی فرمایا ہے کہ آسمان اپنے رب کی بات پر کان دھرے گا اور وہ اس بات کا اہل تھا۔

Verse-04

وَاِذَا الْاَرْضُ مُدَّتْ ۝

Translation: And when the earth is spread out,

ترجمہ: اور جب زمین کشادہ کر دی جائے گی۔

اُردو تفسیر - آیت 04

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ ایک دوسرے مقام پر فرماتا ہے وَالْاَرْضَ مَدَدْنٰهَا (الحجر:۲۰) کہ زمین کو ہم نے پھیلا دیا ہے۔ پس جبکہ زمین کو اللہ تعالیٰ نے پہلے ہی پھیلا رکھا ہے تو اس کے بعد یہ فرمانا کہ وَاِذَا الْاَرْضُ مُدَّتْ پھر ایک زمانہ میں زمین پھیلائی جائے گی، اس کے سوائے اس کے اور کوئی معنی نہیں ہو سکتے کہ پہلی زمین کفر اور گناہ کی وجہ سے تباہ ہو چکی ہو گی۔ تب اللہ تعالیٰ ایک نئی زمین لوگوں کے لئے پیدا فرمائے گا۔ پس وَاِذَا الْاَرْضُ مُدَّتْ کے الفاظ ایک نئی زمین کی پیدائش کے معنوں میں استعمال کئے گئے ہیں۔ اور بتایا گیا ہے کہ زمین اپنی پہلی قابلیتیں کفر اور گناہوں کی کثرت کی وجہ سے کھو چکی ہو گی۔ اس لئے آسمان کو پھاڑنے کے بعد خدا تعالیٰ زمین کو بھی اِس قابل بنائے گا کہ اس کے انوار کو جذب کر سکے۔

Verse-05

وَاَلْقَتْ مَا فِيْهَا وَتَخَلَّتْ ۝

Translation: And casts out *all* that is in her, and becomes empty;

ترجمہ: اور جو کچھ اس میں ہے نکال پھینکے گی اور خالی ہو جائے گی۔

اُردو تفسیر - آیت05

اِس آیت کے معنی ایک تو یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ اس مامور کو جس کے لئے آسمان پھٹے گا اور فرشتے آسمان سے اُتریں گے۔ ایسی جماعت عطا فرمائے گا جو قربانی کرنے والی ہوگی اور قربانی بھی معمولی نہیں ہوگی بلکہ اَلْقَتْ مَافِیْھَا وَ تَخَلَّتْ اپنے مال اور اپنی جان اور اپنی عزت اور اپنے وطن اور اپنے آرام اور اپنے جذبات غرض ہر چیز کی وہ انتہائی طور پر قربانی کرنے والی ہوگی۔ اور خدا تعالیٰ کی راہ میں کسی بڑی سے بڑی قربانی سے دریغ نہیں کرے گی۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے جو جماعت عطا فرمائی وہ ایسی ہی ہے۔

Verse-06

وَاَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَحُقَّتْ ۝

Translation: And gives ear to her Lord — and *this* is incumbent upon her —

ترجمہ: اور اپنے ربّ کی طرف کان دھرے گی اور یہی اُس پر لازم کیا گیا ہے۔

اُردو تفسیر - آیت06

یہ کفر والی زمین کا ذکر نہیں بلکہ ایمان والی زمین کا ذکر ہے کہ وہ اپنے ربّ کیلئے کان رکھے گی۔ خالی استماع اَور چیز ہے اور اس میں اتنی توجہ نہیں پائی جاتی جتنی توجہ اس شخص کے اندر ہوتی ہے جو کان لگا کر بیٹھا ہوا ہو کہ کوئی بات رہ نہ جائے۔ پس فرماتا ہے وہ زمین اپنے ربّ کی باتیں سننے کیلئے کان لگائے بیٹھی رہے گی۔ درحقیقت یہ زمین ہے ہی اس قابل یعنی ہم زمین میں بھی ایسی قابلیت پیدا کر دیں گے کہ خدا تعالیٰ کی کامل فرمانبرداری اور اطاعت کا مادہ اس میں پیدا ہو جائے گا۔

Verse-07

يٰۤاَيُّهَا الْاِنْسَانُ اِنَّكَ كَادِحٌ اِلٰى رَبِّكَ كَدْحًا فَمُلٰقِيْهِ ۝

Translation: Thou, O man, art verily labouring towards thy Lord, a hard labouring; then thou art going to meet Him.

ترجمہ: اے انسان! تجھے ضرور اپنے ربّ کی طرف سخت مشقّت کرنے والا بننا ہوگا۔ پس (بہر حال) تُو اُسے رُوبرو ملنے والا ہے۔

Commentary: Man has to work hard to attain to God. To suffer physical, mental and monetary sacrifice in order to achieve this goal.

اُردو تفسیر - آیت 07

کَدَحَ کے معنی ہوتے ہیں پُوری محنت کرنا، ایسی محنت کرنا جس کا جسم پر اثر پڑ جائے۔ اِس آیت میں بتایا گیا ہے کہ خدا تعالیٰ کے رستے کا ملنا معمولی بات نہیں ہوتی۔ اِس غرض کے لئے انسان کو اتنی محنت کرنی پڑتی ہے کہ اس کی ہڈیوں تک اثر پہنچ جاتا ہے۔ یہی وہ نکتہ ہے جس کو نہ سمجھنے کی وجہ سے لوگ لقاءالٰہی سے محروم رہ جاتے ہیں۔ وہ سمجھتے ہیں کہ جب انہیں ایمان نصیب ہو گیا تو کچھ دیر بیٹھ کر ایمان کی باتوں کا مزہ لے لینے اور نماز روزہ وغیرہ ادا کر لینے سے ہی ان کی روحانیت کامل ہو جائے گی حالانکہ روحانیت کامل ہوتی ہے اس غم کی وجہ سے جو عشق پیدا ہوتا ہے جس کے اثر سے انسان کی ہڈیاں تک گھل جاتی ہیں۔ جب تک انسان کے دل میں خدا تعالیٰ کے متعلق یہ رغبت پیدا نہ ہو، یہ غم پیدا نہ ہو، یہ عشق اور محبت پیدا نہ ہو، اس وقت تک مَلٰقِیْهِ کا مقام اسے میسر نہیں آسکتا۔

Verse-08

فَاَمَّا مَنْ اُوْتِيَ كِتٰبَهٗ بِيَمِيْنِهٖ ۝

Translation: Then as for him who is given his book *of record* in his right hand,

ترجمہ: پس وہ جسے اُس کا اعمال نامہ اس کے دائیں ہاتھ میں دیا جائے گا۔

Verse-09

فَسَوْفَ يُحَاسَبُ حِسَابًا يَّسِيْرًا ۝

Translation: He will soon have an easy reckoning,

ترجمہ: تو یقیناً اُس کا آسان حساب لیا جائے گا۔

Verse-10

وَّيَنْقَلِبُ اِلٰٓى اَهْلِهٖ مَسْرُوْرًا ۝

Translation: And he will return to his household, rejoicing.

ترجمہ: اور وہ اپنے اہل و عیال کی طرف خوش و خرم لَوٹے گا۔

اُردو تفسیر - آیت 10-09-08

کام کرنے کے لئے ہمیشہ دایاں ہاتھ استعمال کیا جاتا ہے۔ یہاں یہ بتایا کہ ساری ترقی دائیں ہاتھ کے چلانے میں ہے۔ اگر تم دایاں ہاتھ چلاتے جاؤ گے تو جیت جاؤ گے۔ ان دو آیات میں ساری تحریک جدید کا خلاصہ بیان کر دیا گیا ہے کہ محنت و مشقت

Verse-11

وَاَمَّا مَنْ اُوْتِيَ كِتٰبَهٗ وَرَآءَ ظَهْرِهٖ ﴿۱۱﴾

Translation: But as for him who will have his book *of record* given to him behind his back,

ترجمہ: اور وہ جسے اُس کے پس پردہ کئے ہوئے اعمال کا حساب دیا جائے گا۔

Verse-12

فَسَوْفَ يَدْعُوْا ثُبُوْرًا ﴿۱۲﴾

Translation: He will soon call for destruction,

ترجمہ: وہ ضرور (اپنے لئے) ہلاکت کی دعا کرے گا۔

Verse-13

وَّيَصْلٰى سَعِيْرًا ﴿۱۳﴾

برداشت کرنا اور ہاتھ سے کام کرنے کا عادی ہونا انسان کی اپنی زندگی کو کامیاب بنا دیتا ہے۔ فَسَوْفَ يُحَاسَبُ حِسَابًا يَسِيْرًا کے یہی معنی ہیں کہ اس شخص کا حساب آسان لیا جائے گا۔ یعنی مشکلات اور تکالیف کے آنے پر وہ گھبراہٹ محسوس نہیں کرے گا کیونکہ مشقت برداشت کرتے کرتے وہ ان چیزوں کا عادی ہو چکا ہو گا اور اسے مشکلات بھی آسان معلوم ہوں گی۔ جو شخص نکمّا سست اور عیاش ہو وُہ ذرا سی مصیبت پر بھی گھبرا جاتا ہے لیکن جو شخص محنتی ہو اور مشقت برداشت کرنے کا عادی ہو، اس پر خواہ مصیبت کا پہاڑ ٹوٹ پڑے وہ اس کو آسانی سے برداشت کر لیتا ہے۔ اس آیت کے یہ معنی بھی ہیں کہ خدا ایسے مومن سے آسان معاملہ کرے گا۔

وَاَمَّا مَنۡ اُوۡتِیَ کِتٰبَہٗ وَرَآءَ ظَہۡرِہٖ۔ اس سے مراد وہ شخص ہے جو اپنے کام کو ہمیشہ پیچھے ڈالتا رہتا ہے کہتا ہے کہ آج نہیں کل کروں گا۔ کل آتا ہے تو کہتا ہے کہ پرسوں کروں گا۔ غرض وہ اپنی پیٹھ کے پیچھے کام کو پھینکتا چلا جائے گا۔ اُسے پیٹھ کے پیچھے سے کتاب دی جائے گی۔ جس نے دائیں ہاتھ کو کام میں لگائے رکھا تھا، اُس کے تو دائیں ہاتھ میں کتاب دی جائے گی۔ لیکن جو روز بروز اپنے کام کو پیچھے ڈالتا چلا جائے گا اسے پیٹھ کے پیچھے سے کتاب دی جائے گی۔ جس شخص کی پیٹھ کے پیچھے سے کتاب آئے گی، صاف بات ہے کہ اس کے لئے کوئی خوشی کی بات نہیں ہو سکتی۔ اس کے لئے یہ بات رنج کا موجب ہو گی،اِس لئے اسے پیٹھ کے پیچھے سے کتاب دی جائے گی جسے دیکھ کر وُہ جلد ہی اپنے لئے ہلاکت طلب کرے گا۔ یہ بھی معنی ہو سکتے ہیں کہ خدائی گرفت اتنی سخت ہو گی کہ وہ کہے گا کاش میں مر جاؤں اور اس انجام کو نہ دیکھوں۔ وَیَصۡلٰی سَعِیۡرًا اور وہ ایک بھڑکنے والی آگ میں داخل ہو گا۔ دنیا کے لحاظ سے اس کے یہ معنی ہوں گے۔ کہ وُہ جلن اور فکر اور غم میں مبتلا کیا جائے گا اور آخرت کے لحاظ سے معنی ظاہر ہی ہیں۔

۲:اسماءالحسنیٰ

اَلْمُتَكَلِّمُ	**Al Mutakallim**	The Speaker,He Who Speaks to His Servants	ہم کلام ہونے والا	Celi ki coze avek So Bann Serviteur
اَلشَّافِيْ	**Ash Shafee**	The Healer	شفادینے والا	Le Guerisseur
اَلْكَافِيْ	**Al Kaafee**	The Sufficient	کافی	Le Suffisant
اَلْاَحَدُ	**Al Ahad**	The Unique, The Lord of Unity	یگانہ	L'Unique, Le Seigneur de l'Unité
ذُوْالْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ	**Dhul-Jalaali-wal-Ikraam**	The Lord of Majesty and bounty	جلال والااور کرام والا	Le Seigneur de La Majesté et La Générosité

Al Rahman (The Gracious)

Resources:

Friday Sermon 15th December 2006
https://www.alislam.org/friday-sermon/2006-12-15.html
Friday Sermon 19th January 2007
https://www.alislam.org/friday-sermon/2007-01-19.html

اَلرَّحْمٰن: اللہ تعالیٰ نے قران کریم میں مختلف جگہوں پر مختلف حوالوں سے اپنی صفت رحمانیت کی شان بیان فرمائی ہے۔

اللہ تعالیٰ کی صفت رحمٰن سے مراد ایسی رحمت، مہربانی اور عنایت ہے جو ہمیشہ احسان کے طور پر ظاہر ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ اپنی صفت کی وجہ سے بلاتمیز مذہب و قوم ہر انسان کو اپنے اس احسان سے فیض پہنچارہاہے۔ بلکہ ہر جاندار اس سے فیض حاصل کر رہا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلاۃ والسلام فرماتے ہیں کہ خدا کا نام سورۃ فاتحہ میں بعد صفت رَبُّ الْعَالَمِیْن، رحمٰن آیا ہے۔ جیسا کہ فرمایا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْن ۔اَلرَّحْمٰن۔ رحمان اللہ تعالیٰ کے اسمائے حُسنیٰ میں سے ایک ہے اور صرف اللہ تعالیٰ سے مُختص ہے اور کسی کے لیے استعمال نہیں ہو سکتا۔ خدا تعالیٰ کی صفت کے طور پر استعمال ہوتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ خدائے تعالیٰ آپ ہی ہر ایک ذی روح کو اس کی ضروریات جن کا وہ حسبِ فطرت محتاج ہے عنایت فرماتا ہے اور بن مانگے اور بغیر کسی کوشش کے مہیا کر دیتا ہے۔ قرآن

شریف کی اصطلاح کی رو سے خدا تعالیٰ کا نام رحمان اس وجہ سے ہے کہ اس نے ہر ایک جاندار کو جن میں انسان بھی داخل ہے اس کے مناسب حال صورت اور سیرت بخشی۔ یعنی جس طرز کی زندگی اس کے لیے ارادہ کی گئی اس زندگی کے مناسبِ حال جن قوتوں اور طاقتوں کی ضرورت تھی، یا جس قسم کی بناوٹ، جسم اور اعضاء کی حاجت تھی وہ سب اس کو عطا کیے۔ اور پھر اس کی بقا کے لیے جن جن چیزوں کی ضرورت تھی وہ اس کے لیے مہیا کیں۔ اور صرف یہی نہیں بلکہ ان چیزوں کے وجود سے ہزار ہا برس پہلے بوجہ اپنی صفت رحمانیت کے اجرام سماوی و ارضی کو پیدا کیا، پس اس تحقیق سے ثابت ہوا کہ خدا تعالیٰ کی رحمانیت میں کسی کے عمل کا دخل نہیں بلکہ وہ رحمتِ محض ہے جس کی بنیاد ان چیزوں کے وجود سے پہلے ڈالی گئی ہاں انسان کو خدا تعالیٰ کی رحمانیت سے سب سے زیادہ حصہ ہے کیونکہ ہر ایک چیز اس کی کامیابی کے لیے قربان ہو رہی ہے۔ اس لیے انسان کو یاد دلایا گیا کہ تمہارا خدا رحمٰن ہے۔

یہ بھی کہا گیا ہے کہ اللہ تعالی رَحمَانُ الدُّنیَا ہے اور رَحِیمُ الآخِرَۃ ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اس کا احسان اس دنیا میں مومن و کافر ہر ایک پر عام ہے جبکہ آخرت میں صرف مومنین سے ہی مختص ہو گا۔

مطالعہ کرنے کے لئے سوال:

حضرت مسیح موعودؑ نے مندرجہ بالا اقتباس میں اللہ تعالیٰ کی صفت الرحمٰن کے بارے میں کیا فرمایا ہے؟

۳: نماز - لفظ بہ لفظ ترجمہ نماز

Transliteration (running)	English Meaning	اردو معانی	عربی متن
Ruku			رکوع
SubHaana	Holy is	پاک ہے	سُبْحَانَ
rabbi	my Lord	میرا رب	رَبِّيَ
(yal)-'Azeem	the Most Great	بڑی عظمت والا	الْعَظِيْمِ
Tasmee'			تسمیع
sami'-Allaah-u	Allah hears	سن لی اللہ نے	سَمِعَ اللّٰهُ
liman	for who	اسکی جس نے	لِمَنْ
Hamidah	praises Him	تعریف کی اُس کی	حَمِدَهٗ
rabbanaa	Our Lord	اے ہمارے رب	رَبَّنَا
wa-laka	and Yours is	اور تیرے لئے	وَلَكَ
al-Hamd	all the praise	سب تعریفیں	الْحَمْدُ
hamdan	praise	تعریف	حَمْدًا
katheeran	(that is) abundant	بہت زیادہ	كَثِيْرًا
tayyiban	pure	پاکیزہ	طَيِّبًا
mubaarakan-feeh	(and) full of blessings	برکت والی	مُّبَارَكًا فِيْهِ

۴: حدیث

اعمال کا اجر نیت کے مطابق ملتا ہے

عَلْقَمَةَ بْنَ وَقَّاصٍ اللَّيْثِيَّ يَقُولُ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَلَى الْمِنْبَرِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّمَا الأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ، وَإِنَّمَا لِكُلِّ امْرِءٍ مَا نَوَى۔

(صحيح البخاري كتاب بدء الوحي باب كيف كان بدء الوحي الى رسول الله ﷺ)

ترجمہ: حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اعمال نیتوں کے ساتھ ہوتے ہیں اور ہر شخص اپنی نیت کے مطابق بدلہ پاتا ہے۔

تشریح: یہ لطیف حدیث انسانی اعمال کے فلسفہ پر ایک اصولی روشنی ڈالتی ہے۔ ظاہر ہے کہ بظاہر نیک نظر آنے والے اعمال بھی کئی قسم کے ہوتے ہیں۔ بعض کام محض عادت کے طور پر کئے جاتے ہیں اور بعض کام دوسروں کی نقل میں کئے جاتے ہیں اور بعض کام ریا اور دکھاوے کے طور پر کئے جاتے ہیں لیکن ہمارے آقا آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں کہ یہ سب

کام خدائے اسلام کے ترازو میں بالکل بے وزن اور بے سود ہیں اور صحیح عمل وہی ہے جو دل کے سچے ارادہ اور نیت کے خلوص کے ساتھ کیا جائے اور یہی وہ عمل ہے جو خدا کی طرف سے حقیقی جزا پانے کا مستحق ہوتا ہے۔ حق یہ ہے کہ جب تک انسان کا دل اور اس کی زبان اور اس کے جوارح یعنی ہاتھ پاؤں وغیرہ کسی عمل کے بجالانے میں برابر کے شریک نہ ہوں وہ عمل کچھ حقیقت نہیں رکھتا۔ دل میں سچی نیت ہو، زبان سے اس نیت کی تصدیق ہو اور ہاتھ پاؤں اس نیت کے عملی گواہ ہوں تو تب جاکر ایک عمل قبولیت کا درجہ حاصل کرتا ہے۔ اگر کسی شخص کے دل میں سچی نیت نہیں تو وہ منافق ہے۔ اگر اس کی زبان پر اس کی نیت کی تصدیق نہیں تو وہ بزدل ہے اور اگر اس کے ہاتھ پاؤں اس کی بیان کردہ نیت کے مطابق نہیں تو وہ بد عمل ہے۔

پس سچا عمل وہی ہے جس کے ساتھ سچی نیت شامل ہو۔ پاک نیت سے انسان اپنے بظاہر دنیوی اعمال کو بھی اعلیٰ درجہ کے دینی اعمال بنا سکتا ہے۔ چنانچہ آنحضرت ﷺ دوسری جگہ فرماتے ہیں کہ اگر ایک خاوند اس نیت سے اپنی بیوی کے منہ میں لقمہ ڈالتا ہے کہ میرے خدا کا یہ منشاء ہے کہ میں اپنی بیوی کا خرچ مہیا کروں اور اس کے آرام کا خیال رکھوں تو اس کا یہ فعل بھی خدا کے حضور ایک نیکی شمار ہوگا[1] مگر افسوس ہے کہ دنیا میں لاکھوں انسان صرف اس لئے نماز پڑھتے ہیں کہ انہیں بچپن سے نماز کی عادت پڑ چکی ہے اور لاکھوں انسان صرف اس لئے روزہ رکھتے ہیں کہ ان کے ارد گرد کے لوگ روزہ دار ہوتے ہیں اور لاکھوں انسان صرف اس لئے حج کرتے ہیں کہ تا لوگوں میں ان کا نام حاجی مشہور ہو اور وہ نیک سمجھے جائیں اور ان کے کاروبار

[1]: بخاری کتاب النفقات باب فضل نفقة علی الاھل

میں ترقی ہو۔ ہمارے آقاؐ (فداہ نفسی) کی یہ حدیث ایسے تمام اعمال کو باطل قرار دیتی ہے اور ایک باطل عمل خواہ وہ ظاہر میں کتنا ہی نیک نظر آئے خدا کے حضور کوئی اجر نہیں پا سکتا۔ لا ریب سچا عمل وہی ہے جس کے ساتھ سچی نیت ہو اور عمل کا اجر بھی نیت کے مطابق ہی ملتا ہے۔

ریفرنس: چالیس جواہر پارے

مطالعہ کرنے کے لئے سوال :

اس حدیث کے مطابق نیک اعمال
کرنے کا سب سے اہم پہلو کیا ہے؟

۵ : ملفوظات

ابتلا ضروری ہے

کیونکہ ابتلا ضروری ہے۔ جیسے یہ آیت اشارہ کرتی ہے اَحَسِبَ النَّاسُ اَنْ یُّتْرَکُوْٓا اَنْ یَّقُوْلُوْٓا اٰمَنَّا وَ ھُمْ لَا یُفْتَنُوْنَ (العنکبوت:۳) اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جنہوں نے کہا کہ ہمارا رب اللہ ہے اور استقامت کی ان پر فرشتے اترتے ہیں۔ مفسروں کی غلطی ہے کہ فرشتوں کا اترنا نزع میں ہے۔ یہ غلط ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ جو لوگ دل کو صاف کرتے ہیں اور نجاست اور گندگی سے جو اللہ سے دور رکھتی ہے اپنے نفس کو دور رکھتے ہیں ان میں سلسلہ الہام کے لئے ایک مناسبت پیدا ہو جاتی ہے۔ سلسلہ الہام شروع ہو جاتا ہے۔ پھر متقی کی شان میں ایک اور جگہ فرمایا اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰہِ لَا خَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ (یونس:۶۳) یعنی جو اللہ کے ولی ہیں ان کو کوئی غم نہیں۔ جس کا خدا متکفّل ہو اس کو کوئی تکلیف نہیں۔ کوئی مقابلہ کرنے والا ضرر نہیں دے سکتا اگر خدا ولی ہو جاوے۔ پھر فرمایا اَبْشِرُوْا بِالْجَنَّۃِ الَّتِیْ کُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ (حٰمٓ السجدۃ:۳۱) یعنی تم اس جنت کے لئے خوش ہو جس کا تم کو وعدہ ہے۔

قرآن کی تعلیم سے پایا جاتا ہے کہ انسان کے لئے دو جنت ہیں جو شخص خدا سے پیار کرتا ہے کیا وہ ایک جلنے والی زندگی میں رہ سکتا ہے؟ جب اس جگہ ایک حاکم کا دوست دنیوی تعلقات میں ایک قسم کی بہشتی زندگی میں ہوتا ہے تو کیوں نہ ان کے لئے دروازہ جنت کا کھلے جو اللہ کے دوست ہیں اگرچہ دنیا پُر از تکلیف و مصائب ہے لیکن کسی کو کیا خبر وہ کیسی لذت اٹھاتے ہیں؟ اگر ان کو رنج ہو تو آدھ گھنٹہ تکلیف اٹھانا بھی مشکل ہے حالانکہ وہ تو تمام عمر تکلیف میں رہتے ہیں۔ ایک زمانہ کی سلطنت ان کو دے کر ان کو اپنے کام سے روکا جاوے تو وہ کب کسی کی سنتے ہیں؟ اسی طرح خواہ مصیبت کے

پہاڑ ٹوٹ پڑیں وہ اپنے ارادہ کو نہیں چھوڑتے۔

مطالعہ کرنے کے لئے سوال:

مندرجہ بالا ملفوظات کے کوئی بھی دو

اہم نکات لکھیں۔

٦ : قرآن کریم کی دعا پڑھیں اور یاد کریں

(17) اپنی زیادتیوں، گناہوں کی مغفرت نیز ثباتِ قدم کی دُعا

انبیاء پر ایمان لانے والے ان ربانی لوگوں کی اللہ تعالیٰ تعریف کرتا ہے جنھوں نے اپنے نبیوں کے ساتھ ہو کر دشمن سے جنگ کی اور سستی نہیں دکھائی۔ قرآن شریف میں ان کی اس دعا کا بھی ذکر کیا گیا ہے جس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ نے ان کو دنیا و آخرت کے اجر عطا فرمائے۔

رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَ اِسْرَافَنَا فِيْٓ اَمْرِنَا وَ ثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَ انْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۱۴۸﴾ (آل عمران:۱۴۸)

اے ہمارے رب! ہمارے قصور (یعنی کوتاہیاں) اور ہمارے اعمال میں ہماری زیادتیاں ہمیں

معاف کر اور ہمارے قدموں کو مضبوط کر اور کافر لوگوں کے خلاف ہماری مدد فرما۔

(خزینت الدعا)

لنک : https://alislam.org/quran/app/3:148

۷ :حضرت محمدؐ کی دعا ☆

۱۴۔نیا کپڑا پہننے کی دُعا

اَللّٰھُمَّ لَکَ الْحَمْدُ کَمَا کَسَوْتَنِیْہِ۔

اے اللہ تعالیٰ تیرے ہی لیے سب تعریف ہے جیسا کہ تو نے اپنے فضل سے پہنایا۔

نیا لباس پہننے سے خوشی اور خوش حالی کا احساس ہوتا ہے اس موقع پر بھی مومن کا دل اپنے خدا کی حمد سے لبریز ہو جاتا ہے کیونکہ اصل اور مستقل خوشحالی کا منبع تو خدا تعالیٰ ہی ہے جس نے نئے لباس کی نعمت عطا کی۔

(Basics of Religious Education)

۸ : نظم

دعوتِ فکر

DAAWAT E FIKR (Une exhortation)

Invitation to ponder

براہین احمدیہ حصہ دوم مطبوعہ 1880

دعوت فکر

یاروخودی سے باز بھی آؤ گے یا نہیں؟   خو اپنی پاک صاف بناؤ گے یا نہیں؟

باطل سے میل دل کی ہٹاؤ گے یا نہیں ؟   حق کی طرف رجوع بھی لاؤ گے یا نہیں؟

کب تک رہو گے ضد و تعصب میں ڈوبتے؟   آخر قدم بصدق اٹھاؤ گے یا نہیں

کیوں کر کرو گے رد محقق ہے ایک بات؟   کچھ ہوش کر کے عذر سناؤ گے یا نہیں؟

سچ سچ کہو اگر نہ بنا تو تم سے کچھ جواب!   پھر بھی یہ منہ جہاں کو دکھاؤ گے یا نہیں؟

اس نظم میں حضرت مسیح موعودؑ ان لوگوں کو مخاطب کرتے ہیں جو حق کی جستجو رکھتے ہیں۔ جب تک وہ اپنے دلوں سے غرور و تکبر، بے جاحمایت اور خود پسندی کو نکال نہیں دیتے، وہ تقویٰ کی راہ پر قدم نہیں رکھ سکتے اور ہم اس سے بالکل انکار نہیں کرتے۔

الفاظ	مترادف / ہم معنی الفاظ
خودی	**انا**
باطل	**جھوٹ**
رجوع	**رابطہ کرنا**
ضد و تعصب	**اسرار اور فرق کرنا**
بصدق	**سچائی**

۹ : قصیدہ پڑھیں اور یاد کریں

حضرت مسیح موعودؑ نے ستر اشعار کا عربی منظوم کلام اپنی کتاب آئینہ کمالات اسلام میں لکھا۔ اپنی اس تحریر میں وہ اپنی محبت کا اظہار نبی کریمؐ کے لئے کرتے ہیں۔ اور وہ ان کے اعلی درجہ کے صفاتی اور روحانی کمالات کی خوبصورتی اس کے فائدے اور ان کے وہ روحانی انقلاب جو وہ لے کر آئے تھے کے بارے میں بیان کرتے ہیں۔ ہم یہاں پر قصیدہ کو پڑھنے اور اسے یاد کرنے کے فضائل کو اجاگر کرتے ہوئے دو روایتیں پیش کر رہے ہیں:

دو روایتیں

یہ قصیدہ جس کی شرح لکھنے کا مَیں نے ارادہ کیا ہے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتاب ''آئینہ کمالاتِ اسلام'' کے عربی حصے کے آخر میں مندرج ہے۔ جب مَیں نے حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مَدَّظِلُّہُ الْعَالِیْ سے اس قصیدہ کی شرح لکھنے کا ارادہ ظاہر کیا تو آپ نے اس کے متعلق مجھے مندرجہ ذیل روایت سنائی:۔

''حضرت ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین رضی اللہ عنہ بیان فرماتے تھے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام قصیدہ ''یَا عَیْنَ فَیْضِ اللّٰہِ وَ الْعِرْفَانِ'' کے متعلق فرمایا کرتے تھے کہ جو شخص اس قصیدہ کو حفظ کرے گا اس کے حافظہ میں خدا تعالیٰ کی طرف سے برکت دی جائے گی''

اسی قصیدہ کے متعلق ایک اور روایت مرحوم و مغفور حضرت پیر سراج الحق رضی اللہ عنہ کی ہے کہ:۔

''حضرت مسیح موعود علیہ السلام جب یہ قصیدہ تصنیف فرما چکے تو آپؑ

کا چہرۂ مبارک خوشی سے چمکنے لگا اور فرمایا کہ یہ قصیدہ جنابِ الٰہی میں قبول
ہو گیا اور خدا نے مجھ سے فرمایا کہ جو اس قصیدہ کو حفظ کرے گا اور ہمیشہ
پڑھے گا میں اس کے دل میں اپنی اور اپنے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کی
محبت کُوٹ کُوٹ کر بھر دوں گا اور اپنا قُرب عطا کروں گا۔"

شرح القصیدہ صفحہ ۱۰۲

<table dir="rtl">
<tr>
<td>شعر اکیس
صَادَفْتَهُمْ قَوْمًا كَرَوْثٍ ذِلَّةً
فَجَعَلْتَهُمْ كَسَبِيْكَةِ الْعِقْيَانِ</td>
<td>شعر بائیس
حَتَّى انْثَنَى بَرٌّ كَمِثْلِ حَدِيْقَةٍ
عَذْبِ الْمَوَارِدِ مُثْمِرِ الْأَغْصَانِ</td>
</tr>
<tr>
<td>شعر تیئیس
عَادَتْ بِلَادُ الْعُرْبِ نَحْوَ نَضَارَةٍ
بَعْدَ الْوَجَى وَالْمَحْلِ وَالْخُسْرَانِ</td>
<td>شعر چوبیس
كَانَ الْحِجَازُ مُغَازِلَ الْغِزْلَانِ
فَجَعَلْتَهُمْ فَانِيْنَ فِي الرَّحْمَانِ</td>
</tr>
<tr>
<td colspan="2">شعر پچیس
شَيْئَانِ كَانَ الْقَوْمُ عُمْيًا فِيْهِمَا
حَسْوُ الْعُقَارِ وَكَثْرَةُ النِّسْوَانِ</td>
</tr>
<tr>
<td colspan="2" dir="ltr">Audio Link to Qaseedah: https://www.youtube.com/watch?v=HvG0fvQzl9Y&t=289s
Further reading: Commentary-of-Al-Qasida.pdf</td>
</tr>
</table>

۱۰: حضرت مسیح موعودؑ کی کتاب

کشتی نوح- دعوت ایمان

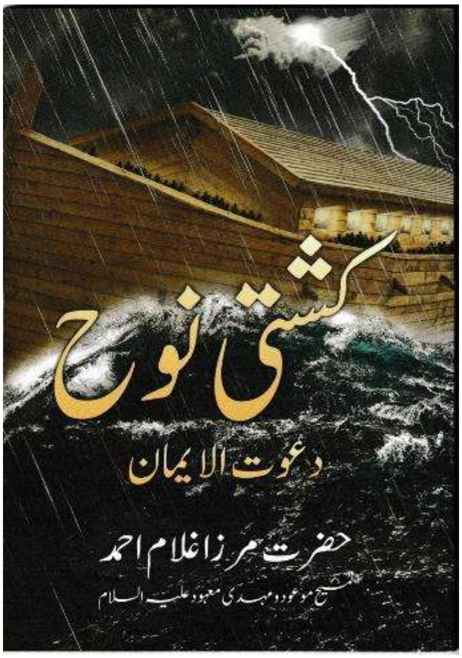

لنک:

https://www.alislam.org/urdu/pdf/Kashti-Nooh.pdf

خواندگی: صفحہ ۲ سے صفحہ ۱۰ تک

۱۱ : جماعتی کتاب مطالعہ کرنے کے لئے☆

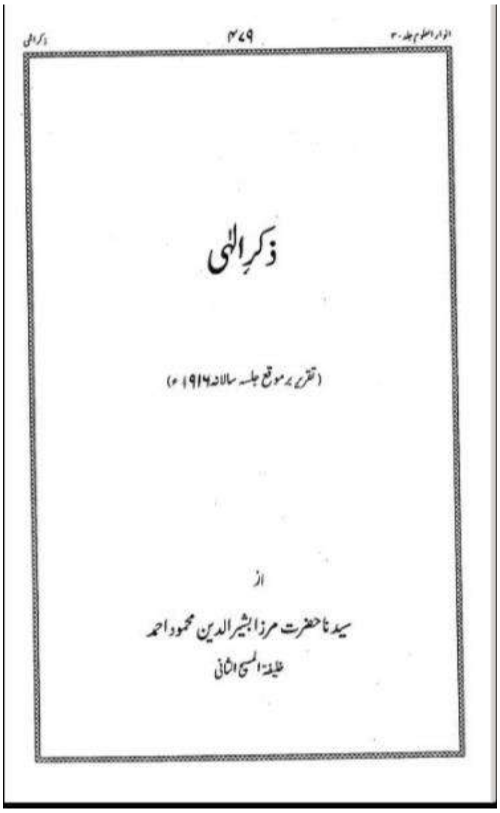

انوار العلوم جلد ۳ ۴۷۹ ذکرِ الٰہی

ذکرِ الٰہی

(تقریر بر موقع جلسہ سالانہ ۱۹۱۶ء)

از

سیدنا حضرت مرزا بشیرالدین محمود احمد

خلیفۃ المسیح الثانی

لنک:
https://share.google/p9LnuVzg4rKXzQMxt

مصنف حضرت مصلح موعودؓ

خواندگی: صفحہ ۴۸۵ سے صفحہ ۴۸۷ تک

ذکرِ الٰہی کس کو کہتے ہیں؟ مضمون کی اہمیت

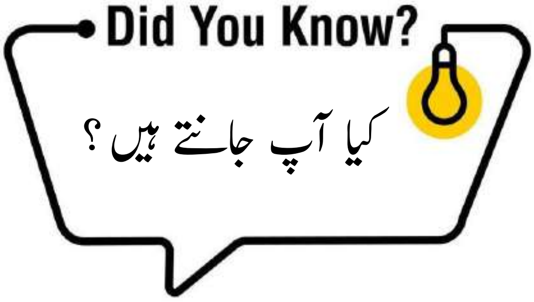

❖ مسلم ٹیلی وژن احمدیہ انٹرنیشنل (ایم۔ٹی۔اے) نے اپنی ٹرانسمشین اکتیس جنوری ۱۹۹۲ کو ہفتہ وار بنیاد پر شروع کی تھیں۔ شروع میں اس کا نام اے۔ایم۔پی یا احمدیہ

مسلم پرزنٹشین تھا۔ لیکن نومبر ۱۹۹۲ میں حضرت مرزا طاہر احمد (رح) نے اس کا نام ایم ۔ٹی۔اے رکھا جس کا مطلب مسلم ٹیلی وژن احمدیہ ہے۔

❖ حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمدؓ نے لجنہ اماءاللہ اپنی دوسری بیوی امتہ الحیؓ کی تجویز پر قائم کی اور وہ اس کی پہلی سکریٹری بھی بنی۔ ان کے بعد پر اہم خدمت دوسری بیوی حضرت سارا بیگمؓ کے سپرد ہوئی اور اس کے بعد حضرت سیدہ ام۔طاہرؓ کے سپرد ہوئی۔

❖ ۲۹ جنوری ۱۹۲۶ کو قادیان میں ایک خصوصی جلسے کا انقاد ہوا جس میں چوبیس تقریریں مختلف زبانوں میں پیش کی گئیں۔ حضرت مفتی محمد صادقؓ نے اس تقریب کی نگرانی کی ،اس منفرد جلسے کی آخری تقریر حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمدؓ نے کی۔

(ahmadipedia.org)

تعلیمی نصاب دوسرا ٹرم - مئی سے اگست ۲۰۲۵ کا جائزہ	
اجزاء	**تفصیلات**
قرآن کریم	سورۃ الانشقاق ترجمہ اور تفصیر کے ساتھ
اسماء الحسنی	**اللہ تعالیٰ کے پانچ صفات کے معنی کو یاد کریں اور صفت 'القدوس' کی تفصیلی وضاحت کریں**
لفظ بہ لفظ ترجمہ نماز	**دعا: سجدے کی دعا اور جلسہ**
حدیث	**خدا کی نظر دلوں پر ہے۔**
ملفوظات	**اعمال میں اخفا اچھا ہے۔**
قرآن کریم کی دعا کو یاد کرنے کے لئے	**دعائے رحمت و مغفرت**
حضرت محمدؐ کی دعا ☆	**نیا چاند دیکھنے کی دعا**
نظم	**عیسائیوں سے خطاب**
قصیدہ	**اشعار چھبیس سے تیس**
حضرت مسیح موعودؑ کی کتاب	**کشتی نوح صفحہ تراسی سے ایک سو آٹھ**
جماعتی کتب کا مطالعہ : ذکر الٰہی مصنف حضرت مصلح موعودؓ ☆	**ذکر الٰہی کی طرف توجہ کی کمی کی وجہ**

۱: قرآن کریم (سورۃ انشقاق جاری ہے)

Verse-14

إِنَّهُ كَانَ فِي أَهْلِهِ مَسْرُورًا ﴿١٣﴾

Translation: Verily, *before this* he lived joyfully among his family.

ترجمہ: یقیناً وہ اپنے گھر والوں میں خوش و خرم تھا۔

اُردو تفسیر - آیت 14

کافر چونکہ اپنے گھر میں عیش و آرام سے بیٹھا رہتا تھا، خدا تعالیٰ کی خوشنودی کے لئے کوئی کام نہ کرتا تھا اس لئے جب نتیجہ نکلے گا تو وہ سخت غمگین ہو گا۔ اس سے معلوم ہوا کہ مومن اپنے کام کو غم سے شروع کرتا ہے اور خوشی پر اس کا خاتمہ ہوتا ہے اور کافر خوشی سے شروع کرتا ہے اور غم پر اس کا خاتمہ ہوتا ہے۔

Verse-15

إِنَّهُ ظَنَّ أَنْ لَّنْ يَّحُوْرَ ﴿١٥﴾

Translation: He indeed thought that he would never return *to God*.

ترجمہ: اُس نے یقیناً یہ گمان کر رکھا تھا کہ وہ ہرگز اٹھایا نہیں جائے گا۔

اُردو تفسیر - آیت 15

إِنَّهُ ظَنَّ أَنْ لَّنْ يَّحُوْرَ کے یہ معنی ہیں کہ وہ یہ خیال کرتا تھا کہ وہ ہماری طرف لوٹ کر نہیں آئے گا یا اس کی اچھی حالت بُری حالت کی طرف نہیں لوٹے گی۔ اکثر تباہیاں دنیا میں اس خیال کے ماتحت آتی ہیں کہ بہت لوگ جب ان کو کوئی کامیابی یا ترقی یا بلندی حاصل ہوتی ہے تو سمجھ لیتے ہیں کہ اب اس کے بعد تنزل کی حالت کبھی نہیں آئے گی جس کی وجہ سے وہ تنزل سے بچنے کے لئے تیاری نہیں کرتے۔ جو قومیں ترقی کر جاتی ہیں تو وہ آئندہ کے لئے تنزل کے راستے مسدود کرنے کی کوشش نہیں کرتیں۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ جب تنزل کا وقت آتا ہے تو پھر انہیں واپس لوٹنے کا موقعہ نہیں ملتا۔

Verse-16

بَلٰٓى ۚ اِنَّ رَبَّهٗ كَانَ بِهٖ بَصِيْرًا ﴿١٦﴾

Translation: Yea! surely, his Lord sees him full well.

ترجمہ: کیوں نہیں! یقیناًاُس کا ربّ اُس پر ہمیشہ گہری نظر رکھنے والا تھا۔

اُردو تفسیر- آیت 16

ہر انسان کا، اور ہر قوم کا عمل خدا کی نگاہ کے نیچے ہوتا ہے۔ اس لئے خواہ قومی اعمال پر کتنا ہی پردہ پڑا ہوا ہو، نتیجہ حقیقت کے مطابق نکلتا ہے، کبھی خلاف نہیں نکلتا۔ فرماتا ہے ان لوگوں کے لئے بھی ایک دن تنزل کے سامان پیدا ہو جائیں گے۔ دیکھنے والے یہی سمجھیں گے کہ کفر مغلوب نہیں ہو سکتا مگر اندرونی طور پر اس میں ایسی تبدیلیاں پیدا ہو چکی ہوں گی کہ وہ آسمانی نظام کے مقابلہ میں ٹھہر نہیں سکے گا۔

Verse-17

فَلَآ اُقْسِمُ بِالشَّفَقِ ﴿١٧﴾

Translation: But nay! I call to witness the evening twilight,

ترجمہ: پس خبر دار! میں شفق کو گواہ ٹھہراتاہوں۔

Verse-18

وَالَّيْلِ وَمَا وَسَقَ ﴿١٨﴾

Translation: And the night and *all* that it envelops,

ترجمہ: اور رات کو اور اُسے جو وہ سمیٹتی ہے۔

Verse-19

وَالْقَمَرِ اِذَا اتَّسَقَ ﴿١٩﴾

Translation: And the moon when it becomes full,

ترجمہ: اور چاند کو جب وہ نور سے بھر جائے۔

اُردو تفسیر- آیت 19-18-17

رُوحانی نقطۂ نگاہ سے اسلام کے تنزل اور اس کی ترقی کے مختلف ادوار کا ذکر کیا جارہا ہے۔ پس لیل سے یہاں کوئی دنیوی رات مراد نہیں بلکہ روحانی رات مراد ہے۔ پس وَالَّيْلِ وَمَا وَسَقَ کے بعد وَالْقَمَرِ اِذَا اتَّسَقَ رکھ کر بتا دیا گیا ہے کہ یہاں

جسمانی نہیں بلکہ روحانی شفق روحانی رات اور روحانی بدر کا ذکر کیا جا رہا ہے۔ فرماتا ہے وَالْقَمَرِ اِذَا اتَّسَقَ ہم شہادت کے طور پر چاند کو پیش کرتے ہیں جب وہ بدر بن جاتا ہے۔ یہ مسیح موعودؑ کی بعثت کے متعلق اتنی واضح پیشگوئی ہے کہ اس کے بعد کسی کا یہ کہنا کہ قرآن میں مسیح موعودؑ کا ذکر نہیں خطرناک ظلم ہے۔

یہاں تین حالتیں بیان کی گئی ہیں اور بتایا گیا ہے کہ رسول کریم ﷺ کے بعد کا شفق کا زمانہ بہت لمبا ہو گا۔ اس کے بعد ایک چھوٹا سا تاریک زمانہ آئے گا۔ مگر باوجود اس کے کہ وہ چھوٹا ہو گا اس قدر تاریک ہو گا کہ جس قدر تاریکی دنیا میں ممکن ہے سب اس میں جمع ہو جائے گی۔ اس کے بعد یکدم رسول کریم ﷺ سے روشنی لینے والے وجودوں میں سے ایک بدر بن جائے گا اور رات پر اس طرح چھا جائے گا کہ اسے شروع سے لے کر آخر تک منور کر دے گا۔ بدر کا یہی کام ہوتا ہے کہ وہ رات کو شروع سے آخر تک روشن کر دیتا ہے۔ وہ روحانی بدرِ کامل بھی اپنے نور کو دنیا میں اس طرح پھیلا دے گا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے زمانہ کے بعد لوگوں کو محسوس نہیں ہو گا۔ یہ نہایت ہی واضح اور مکمل نقشہ اُن تغیرات کا کھینچا گیا ہے جو رسول کریم ﷺ کے زمانہ سے لے کر آخر تک رونما ہونے تھے اور جنہوں نے اسلام پر اثر انداز ہونا تھا۔

Verse-20

لَتَرْكَبُنَّ طَبَقًا عَنْ طَبَقٍ ﴿٢٠﴾

Translation: That you shall assuredly pass on from one stage to another.

ترجمہ: یقیناً تم ضرور درجہ بدرجہ ترقی کرو گے۔

اُردو تفسیر- آیت 20

یہ آیات قطعی طور پر بعد کے زمانہ سے ہی تعلق رکھتی تھیں۔ اب دیکھ لو کس طرح خدا تعالیٰ نے ان تمام باتوں کو پُورا کیا۔ رسول کریم ﷺ کا مہر منور تین صدیوں تک دنیا کو روشن کرتا رہا۔ اس کے بعد شفق کا زمانہ آیا جو بہت لمبا عرصہ رہا۔ اِس کے بعد بارھویں اور تیرھویں صدی میں تاریکی آئی اور ایسی بھیانک اور خطرناک شکل میں کہ وَالَّيْلِ وَمَا وَسَقَ کا نظارہ

Verse-21

فَمَا لَهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ ﴿٢١﴾

Translation: So what is the matter with them that they believe not,

ترجمہ: پس انہیں کیا ہو گیا ہے کہ ایمان نہیں لاتے؟

disperl darkness.

اُردو تفسیر- آیت 21

تعجب ہے کہ ان لوگوں کو کیا ہو گیا، انہوں نے شفق کو بھی دیکھا، انہوں نے لیل کو بھی دیکھا مگر یہ نہ سمجھا کہ بدر کامل کا ظہور بھی مقدر ہے۔ لَا یُؤۡمِنُوۡنَ ایمان نہیں لاتے۔ یعنی اِس بات پر ایمان نہیں لاتے کہ بدر اِس تاریک رات پر چھا جائے گا اور تمام ظلمات کو پھاڑ دے گا۔

Verse-22

وَاِذَا قُرِئَ عَلَيۡهِمُ الۡقُرۡاٰنُ لَا يَسۡجُدُوۡنَ ﴿٢٢﴾

Translation: And when the Qur'an is recited unto them, they do not bow down in submission;

ترجمہ: اور جب اُن پر قرآن پڑھا جاتا ہے تو سجدہ نہیں کرتے۔

اُردو تفسیر- آیت 22

یہاں سجدہ کے دو معنی ہیں اوّل یہ کہ وہ فرمانبرداری نہیں کرتے۔ دُوسرے یہ کہ جب قرآن کا دوبارہ نزول ہو رہا ہے تو وہ کیوں اس شکریہ میں سجدہ نہیں کرتے۔ اس میں یہ پیشگوئی مخفی تھی کہ ایک زمانہ ایسا آئے گا جب قرآن دنیا سے مٹ جائے گا اور ایمان ثریا پر چلا جائے گا۔ اس وقت ایک بدری وجود پھر قرآن کریم کو دنیا میں واپس لائے گا۔ پھر اس قرآن کو پڑھا جائے گا۔ پھر اس کے احکام کو تازہ کیا جائے گا۔ فرماتا ہے یہ ہماری اتنی بڑی نعمت ہے کہ چاہئے تھا خدا تعالیٰ کے اس عظیم الشان فضل پر وہ سجدوں میں گر جاتے کہ ان کی کتاب واپس مل گئی۔

Verse-23

بَلِ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا يُكَذِّبُوۡنَ ﴿٢٣﴾

Translation: On the contrary, those who disbelieve reject *it*.

ترجمہ: بلکہ وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا، جھٹلا دیتے ہیں۔

اُردو تفسیر- آیت 23

بَلْ کے معنی زیادتی کے ہیں یعنی صرف یہی بات نہیں کہ وہ قرآن کے دوبارہ نزول پر خدا تعالیٰ کے حضور سجدۂ شکر ادا نہیں کرتے اور اس کی فرمانبرداری نہیں کرتے بلکہ الٹے تکذیب کرنے لگ جاتے ہیں۔ یعنی بجائے اطاعت شعاری سے کام لینے کے وہ اس موعود کی تکذیب کریں گے۔ وہ قرآن کی آیتیں پیش کرے گا مگر یہ لوگ کہیں گے ہم ان آیتوں کو نہیں مانتے۔

Verse-24

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا يُوْعُوْنَ ﴿۲۴﴾

Translation: And Allah knows best what they keep hidden *in their hearts*.

ترجمہ: اور اللہ سب سے زیادہ جانتا ہے جو وہ جمع کر رہے ہیں۔

اُردو تفسیر- آیت24

اللہ خوب جانتا ہے کہ ان کے دلوں میں کیا کچھ بھرا ہوا ہے۔ قرآن ان کے دلوں سے نکل جائے گا اور یہی باقی رہ جائے گا کہ فلاں نے یہ کہا ہے فلاں نے یہ لکھا ہے۔

Verse-25

فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ﴿۲۵﴾

Translation: So give them tidings of a painful punishment.

ترجمہ: پس اُنہیں دردناک عذاب کی خوشخبری دے دے۔

اُردو تفسیر - آیت 25

انہوں نے خدا تعالیٰ کے نور سے مونہہ پھیر لیا۔ اس کی برکات کو رد کر دیا اور خدا تعالیٰ کے احسان پر سجدۂ شکر ادا کرنے کی بجائے اس کی آیات کی تکذیب کی۔ اس کا نتیجہ یہ ہو گا کہ وہ بہت بڑے دکھ میں مبتلا کئے جائیں گے۔

Verse-26

اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ اَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُوْنٍ ﴿۲۶﴾

Translation: But *as to* those who believe and do good works, theirs is an unending reward.

ترجمہ: سوائے اُن لوگوں کے جو ایمان لائے اور نیک اعمال بجالائے اُن کے لئے ایک نہ کاٹا جانے والا اجر ہے۔

اُردو تفسیر - آیت26

یہاں مومنوں کی جماعت کا ذکر کیا گیا ہے مگر جماعت در حقیقت نبی کے تابع ہوتی ہے۔ اور چونکہ مسیح موعود اب قیامت تک آنے والے تمام لوگوں کے لئے مسیح موعود اور خدا کے رسول ہیں اس لئے اس آیت کے معنی یہ ہیں کہ آئندہ جو بھی محمد رسول اللہ ﷺ کا مقرب ہونا چاہے گا اس کے لئے ضروری ہو گا کہ وہ مسیح موعود کے واسطہ سے رسول کریم ﷺ تک پہنچے اور مسیح موعود کے واسطہ سے ہی خدا تعالیٰ تک پہنچے۔ اس کے بغیر کوئی انسان الٰہی برکات کو حاصل نہیں کر سکتا۔

مطالعہ کرنے کے لئے سوال:

آیات سترہ سے انیس کی تفسیر لکھیے۔

اَلْنُّوْرُ	**An Noor**	The Light	نور ہی نور	La Lumière
اَلْهَادِیْ	**Al Hadee**	The Guide	ہدایت دینے الا	Le Guide
اَلْبَدِیْعُ	**Al Badeei'**	The Originator	ایجاد کرنے والا	L'Origine
اَلْبَاقِیْ	**Al Baaqee**	The Ultimate Survivor	باقی رہنے والا	Le Survivant Ultime
اَلْوَارِثُ	**Al Waarith**	The Ultimate Inheritor	سب کا وارث	L'Héritier Ultime

Al Quddus - The Holy One

References

Friday Sermon 20th April 2007

https://www.alislam.org/friday-sermon/2007-04-20.html

Friday Sermon 27th April 2007

https://www.alislam.org/friday-sermon/2007-04-27.html

اَلْقُدُّوْس: اللہ تعالیٰ کے اَسمائے حسنیٰ میں سے ایک اِسم ہے اَلْقُدُّوْس۔ اور اَلْقُدُّوْس کے معنی ہیں تمام عیوب و نقائص سے منزّہ ہستی اور بابرکت جس میں تمام قسم کی برکات جمع ہیں۔ اور اللہ عزّوجل کو پاک اور بے عیب قرار دینا۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان تمام سے جو معنی اخذ کیے ہیں وہ یہ ہیں کہ اَلْقُدُّوْس تمام پاکیزگیوں کا جامع ہے یعنی صرف عیوب سے ہی مبرا نہیں صرف عیوب سے ہی پاک نہیں بلکہ ہر قسم کی خوبیاں بھی اپنے اندر رکھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی باقی صفات کی طرح صفت قدوس سے بھی سب سے زیادہ فیض پانے اس کو اپنے اوپر لاگو کرنے اور اس کے لیے دعا کرنے والی اس دنیا میں کوئی ہستی تھی تو وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی صبح بھی ایسی نہیں جس میں بندے صبح کریں کہ اس میں ایک منادی کرنے والا ان الفاظ میں منادی کرتا ہے سُبحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوْس یعنی پاک ہے وہ ذات جو بادشاہ ہے اور قدوس ہے۔ اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلاۃ والسلام جو آپ کے عاشق صادق تھے جو خود بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی اس زمانے میں قوت قدسی کا ایک نشان ہے آپ فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قوت قدسیہ اور الفاظ طیّبہ اور جذب اِلی اللہ کی قوت کا پتہ لگتا ہے کہ کیسی زبردست قوتیں آپ کو عطا کی گئیں تھیں جو ایسا پاک اور جان نثار گروہ اکٹھا کر لیا۔ میرا مطلب یہ ہے کہ آپ کی قوت قدسی ایسی تھی کہ کسی دوسرے نبی کو دنیا میں نہیں ملی۔ پس قدوسیت کا فیض اور اللہ تعالیٰ کی تقدیس کرنا اسی وقت فائدہ مند ہے جب ہر بڑا ہر صاحبِ حیثیت ہر مالک ہر بااختیار ہر عُہدے دار اور ہر نگران اپنے سے کم درجے کے لوگوں اور اپنے سے کمزوروں اور ضرورت مندوں کے حقوق کو حق کے ساتھ اور انصاف کے تقاضوں کے ساتھ ادا کرتا رہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے جو قوت قدسیہ عطا فرمائی تھی اس سے آپ نے صحابہؓ کی سوچوں کو ان کی حالتوں کو اس قدر پاک کر دیا تھا کہ کوئی بھی حکم جو اترتا تھا صحابہؓ بغیر کسی چون وچرا کے اس کی تعمیل کیا کرتے تھے۔

مطالعہ کرنے کے لئے سوال:

مندرجہ بالا اقتباس میں حضرت مصلح موعودؓ نے صفت باری تعالیٰ القدوس کے باردے میں کیا سمجھایا؟

۳ : نماز - لفظ بہ لفظ ترجمہ نماز

Transliteration (running)	English Meaning	اردو معانی	عربی متن
Sajdah			سجدہ
subHaana	Holy is	پاک ہے	سُبْحَانَ
rabbi	my Lord	میرا رب	رَبِّيَ
(yal)_Aalaa	the Most High	بلند شان والا	الْأَعْلَى
Jilsa			جلسہ
(Rabbi)	My Lord	اے میرے رب	رَبِّ
ghfirlee	forgive me	بخش دے مجھے	اغْفِرْلِي
war-Hamnee	and have mercy on me	اور رحم کر مجھ پر	وَارْحَمْنِيْ
wahdinee	and guide me	اور ہدایت دے مجھے	وَاهْدِنِيْ
wa'aafinee	and protect me	اور مجھے عافیت عطا کر	وَعَافِنِيْ
waj-burnee	and make good my shortcomings	اور اصلاح کر میری	وَاجْبُرْنِيْ
war-zuqnee	and provide for me	اور مجھے رزق دے	وَارْزُقْنِيْ
war-fa'anee	and elevate me up	اور رتبہ بلند کر میرا	وَارْفَعْنِيْ

6

خدا کی نظر دلوں پر ہے

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللهَ لَا يَنْظُرُ إِلٰى صُوَرِكُمْ وَأَمْوَالِكُمْ وَلٰكِنْ يَّنْظُرُ إِلٰى قُلُوْبِكُمْ وَأَعْمَالِكُمْ۔

(صحیح مسلم کتاب البر و الصلة باب تحریم ظلم المسلم و خذله ......)

ترجمہ: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے تھے کہ اے مسلمانو! اللہ تعالیٰ تمہاری شکلوں اور تمہارے مالوں کی طرف نہیں دیکھتا بلکہ تمہارے دلوں اور تمہارے عملوں کی طرف دیکھتا ہے۔

تشریح: اس حدیث میں آنحضرت ﷺ نے ایسی دو باتوں کا ذکر فرمایا ہے جو خدا تعالیٰ کی نعمت ہونے کے باوجود بعض اوقات عورتوں اور مردوں میں بھاری فتنہ کا موجب بن جاتی ہیں۔ ان میں سے ایک جسمانی حسن و جمال ہے جو عموماً عورتوں کے لئے فتنہ کی بنیاد بنتا ہے اور دوسرے مال و دولت ہے جو بالعموم مردوں کو فتنہ میں مبتلا کرتا ہے۔ ان دو باتوں کو مثال کے طور پر سامنے رکھ کر آنحضرت ﷺ ارشاد فرماتے ہیں کہ بے شک یہ دونوں چیزیں خدا کی پیدا کی ہوئی نعمتیں ہیں مگر مسلمانوں کو ہوشیار رہنا چاہیے کہ کسی انسان کی قدر و قیمت کو

پرکھنے کے لئے خدا تعالیٰ عورتوں کے حسن اور مردوں کے مال کی طرف نہیں دیکھتا بلکہ ان دونوں کے دلوں اور دماغ کی طرف دیکھتا ہے جو انسانی خیالات اور جذبات کا مبدا و منبع ہیں اور پھر ان کے اعمال کی طرف دیکھتا ہے جو ان خیالات اور جذبات کے نتیجہ میں ظہور پذیر ہوتے ہیں۔

اس حدیث میں جو قلب کا لفظ بیان ہوا ہے اس سے دل اور دماغ دونوں مراد ہیں جنہیں انگریزی میں ہارٹ(Heart) اور مائنڈ(Mind) کہتے ہیں کیونکہ قلب کے لفظی معنی کسی نظام کے مرکزی نقطہ کے ہیں اور دل اور دماغ دونوں اپنے اپنے دائرہ میں جسمانی نظام کا مرکز ہیں۔ دماغ ظاہری احساسات کا مرکز ہے اور دل روحانی جذبات کا مرکز ہے۔ پس آنحضرت ﷺ نے اس جگہ قلوب اور اعمال کا لفظ استعمال کرکے اشارہ فرمایا ہے کہ بے شک جسمانی حسن اور ظاہری مال و دولت بھی خدا کی نعمتیں ہیں اور انسان کو ان کی قدر کرنی چاہیے لیکن وہ چیز جس کی طرف خدا کی نظر ہے انسان کا قلب اور اس کے اعمال ہیں لہٰذا ہر مسلمان کا فرض ہے کہ وہ جمال و مال اور دنیا کی دوسری نعمتوں پر فخر کرنے کی بجائے اپنے دل و دماغ کی اصلاح اور اپنے اعمال کی درستی کی فکر کرے۔

یہ بات بھی یاد رکھنی چاہیے کہ یہ جو آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے کہ خدا تعالیٰ انسان کے قلب اور اس کے اعمال کی طرف دیکھتا ہے اس سے صرف یہی مراد نہیں کہ قیامت والے حساب کتاب میں انہی چیزوں کو وزن حاصل ہوگا بلکہ ان الفاظ میں یہ اشارہ کرنا بھی مقصود ہے کہ اس دنیا میں بھی حقیقی وزن دل کے جذبات اور دماغ کے احساسات اور

جوارح کے اعمال کو حاصل ہوتا ہے۔ حق یہ ہے کہ جس قوم کے افراد کو یہ نعمت حاصل ہوجائے یعنی ان کا دل اور ان کا دماغ اور ان کے ہاتھ پاؤں ٹھیک رستہ پر چل پڑیں اس کی ترقی اور اس کے لئے نعمتوں کے حصول کو کوئی طاقت روک نہیں سکتی۔

ریفرنس: چالیس جواہر پارے

مطالعہ کرنے کے لئے سوال:

اس حدیث میں لفظ قلب کا مطلب سمجھائیں۔

۵ :ملفوظات

اعمال میں اخفا اچھا ہے

اسی طرح یہ دنیا کیا ہے۔ایک قسم کی دارالابتلا ہے۔وہی اچھا ہے جو ہر ایک امر خفیہ رکھے اور ریا سے بچے۔ وہ لوگ جن کے اعمال للّٰہی ہوتے ہیں وہ کسی پر اپنے اعمال کو ظاہر ہونے نہیں دیتے۔ یہی لوگ متقی ہیں۔

میں نے تذکرۃ الاولیاء میں دیکھا ہے کہ ایک مجمع میں ایک بزرگ نے سوال کیا کہ اس کو کچھ روپیہ کی ضرورت ہے کوئی اس کی مدد کرے۔ایک نے صالح سمجھ کر اس کو ایک ہزار روپیہ دیا۔انہوں نے روپیہ لے کر اس کی سخاوت اور فیاضی کی تعریف کی۔اس بات پر وہ رنجیدہ ہوا کہ جب یہاں ہی

تعریف ہوگئی تو شاید ثواب آخرت سے محرومیت ہو۔تھوڑی دیر کے بعد وہ آیا اور کہا کہ وہ روپیہ اس کی والدہ کا تھا جو دینا نہیں چاہتی چنانچہ وہ روپیہ واپس دیا گیا جس پر ہر ایک نے لعنت کی اور کہا کہ جھوٹا ہے اصل میں یہ روپیہ دینا نہیں چاہتا۔ جب شام کے وقت وہ بزرگ گھر گیا تو وہ شخص ہزار روپیہ اس کے پاس لایا اور کہا کہ آپ نے سرعام میری تعریف کر کے مجھے محروم ثواب آخرت کیا اس لئے میں نے یہ بہانہ کیا۔اب یہ روپیہ آپ کا ہے لیکن آپ کسی کے آگے نام نہ لیں۔ بزرگ رو پڑا اور کہا کہ اب تو قیامت تک مورد لعن طعن ہوا کیونکہ کل کا واقعہ سب کو معلوم ہے اور یہ کسی کو معلوم نہیں کہ تو نے مجھے روپیہ واپس دے دیا ہے۔

ایک متقی تو اپنے نفس امارہ کے برخلاف جنگ کر کے اپنے خیال کو چھپاتا ہے اور خفیہ رکھتا ہے لیکن اللہ تعالیٰ اس خفیہ خیال کو ہمیشہ ظاہر کر دیتا ہے جیسا ایک بدمعاش کسی بدچلنی کا مرتکب ہو کر خفیہ رہنا چاہتا ہے، اسی طرح ایک متقی چھپ کر نماز پڑھتا ہے اور ڈرتا ہے کہ کوئی اس کو نہ دیکھ لے۔سچا متقی ایک قسم کا ستر چاہتا ہے۔تقویٰ کے مراتب بہت ہیں لیکن بہرحال تقویٰ کے لئے تکلّف ہے اور متقی حالت جنگ میں ہے اور صالح اس جنگ سے باہر ہے۔ جیسے کہ میں نے مثال کے طور پر اوپر ریا کا ذکر کیا جس سے متقی کو آٹھوں پہر جنگ ہے۔

(ملفوظات جلد اول)

مطالعہ کرنے کے لئے سوال:

مندرجہ بالا ملفوظات کے دو اہم
نکات بیان لکھیے۔

٦ : قرآن کریم کی دعا پڑھیں اور یاد کریں

(18) دعائے رحمت و مغفرت

حضرت آدم علیہ السلام نے الٰہی حکم کے خلاف بھول کر وہ شجرہ چکھ لیا جس سے آپ کو روکا گیا تھا تو اللہ تعالیٰ نے آپ کو کچھ دعائیہ کلمات سکھائے جن کے نتیجہ میں وہ ان پر رجوع برحمت [redacted] ہوا۔

رَبَّنَا ظَلَمْنَآ اَنْفُسَنَا ۖ وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ﴿٢٤﴾ (الاعراف:۲۴)

اے ہمارے رب! ہم نے اپنی جانوں پر ظلم کیا اور اگر تو ہم کو نہ بخشے گا اور ہم پر رحم نہ کرے گا تو ہم نقصان اٹھانے والوں میں سے ہو جائیں گے۔

(خزینت الدعا)

لنک : https://alislam.org/quran/app/7:24

۷ :حضرت محمدؐ کی دعا ☆

نیا چاند دیکھنے کی دعا

اَللّٰھُمَّ اَھِلَّہٗ عَلَیْنَا بِالْاَمْنِ وَالْاِیْمَانِ وَالسَّلَامَۃِ وَالْاِسْلَامِ رَبِّیْ وَ رَبُّکَ اللّٰہُ۔

اے اللہ تعالیٰ۔ اسے ہمارے اوپر امن ، ایمان، سلامتی اور اسلام کیساتھ طلوع فرما۔ میرا اور تمہارا ربّ اللہ تعالیٰ ہی ہے۔

کیونکہ نیا چاند طلوع ہونے کے ساتھ نیا قمری مہینہ شروع ہوتا ہے، جو وقت کا ایک پیمانہ ہے، اس لیے مومن کو یہ احساس ہوتا ہے کہ اس کی عمر کا ایک نیا دور شروع ہو رہا ہے اور وہ خدا سے دعا کرتا ہے کہ اس آنے والے دور میں اسے امن وسلامتی میسر رہے تا کہ وہ ایمان کے تقاضوں کو پورا کر سکے اور اسلام پر دل وجان سے عمل پیرا رہے۔
پہلے زمانے میں بعض لوگ چاند کو پوجتے تھے کیونکہ وہ روشنی بکھیرتا ہے۔ لیکن مومن اس بات کا اعلان کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہی ربُّ العلمین ہے، جو نہ صرف انسانوں کا ربّ ہے بلکہ کائنات کے تمام اجرام فلکی کا بھی وہی ربّ ہے۔

(Basics of Religious Education)

۷ : نظم

قرآنِ کریم کی جامع خوبیوں کا بیان

اور

عیسائیوں سے خطاب

(منقول از براہین احمدیہ حصہ سوم صفحہ ۲۹۸ مطبوعہ ۱۹۶۲ء)

عیساؤں سے ختاب

قران کریم کی جامع خوبیوں کا بیان اور عیسائیوں سے خطاب

اے عزیزو سنو کہ بے قرآں — حق کو ملتا نہیں کبھی انساں

دل میں ہر وقت نور بھرتا ہے — سینہ کو خوب صاف کرتا ہے

اس کے اوصاف کیا کروں میں بیاں — وہ تو دیتا ہے جاں کو اور ایک جاں

وہ تو چمکا ہے تیرا اکبر — اس سے انکار ہو سکے کیوں کر

بہر حکمت ہے وہ کلام تمام — عشق حق کا پلا رہا ہے جام

درد مندوں کی ہے دوا وہی ایک — ہے خدا سے خدا نما وہی ایک

ہم نے پایا خورھدا وہی ایک — ہم نے دیکھا ہے دلربا وہی ایک

اس کے منکر جو بات کہتے ہیں — یوں ہی ایک واحیات کہتے ہیں

عیسائیوں سے خطاب

اس نظم میں حضرت مسیح موعودؑ صرف عیسائیوں کو نہیں بلکہ پوری دنیا کے لوگوں کو مخاطب کر کے قرآن کریم کی خوبیوں کے بارے میں بتا رہے ہیں کہ یہ وہ کلام ہے جو دلوں میں اللہ کا عشق بھرتا ہے اور دردمندوں اور بیماروں کو شفاء بخشتا ہے۔ اور یہی وہ کلام ہے جس کے ذریعے سے ہم خدا تعالیٰ کو پا سکتے ہیں۔

الفاظ	مترادف / ہم معنی الفاظ
نور	**روشنی**
اوصاف	**خوبیاں**
جاں	**زندگی**
حکمت	**عقلمندی**
دلربا	**پیارا**

۸ : قصیدہ پڑھیں اور یاد کریں

شعر چھبیس أَمَّا النِّسَاءُ فَحُرِّمَتْ اِنْكَاحُهَا زَوْجًا لَهُ التَّحْرِيْمُ فِى الْقُرْاٰنِ	شعر ستائیس وَجَعَلْتَ دَسْكَرَةَ الْمُدَامِ مُخَرَّبًا وَأَزَلْتَ حَانَتَهَا مِنَ الْبُلْدَانِ
شعر اٹھائیس كَمْ شَارِبٍ بِالرَّشْفِ دَنًّا طَافِحًا فَجَعَلْتَهُ فِى الدِّيْنِ كَالنَّشْوَانِ	شعر انتیس كَمْ مُحْدِثٍ مُسْتَنْطِقِ الْعِيْدَانِ قَدْ صَارَ مِنْكَ مُحَدَّثَ الرَّحْمٰنِ
شعر تیس كَمْ مُسْتَهَامٍ لِلرَّشُوْفِ تَعَشُّقًا فَجَذَبْتَهُ جَذْبًا إِلَى الْفُرْقَانِ	
Audio Link to Qaseedah: https://www.youtube.com/watch?v=HvG0fvQzl9Y&t=289s Further reading: Commentary-of-Al-Qasida.pdf	

۹: حضرت مسیح موعودؑ کی کتاب

کشتی نوح- دعوت ایمان

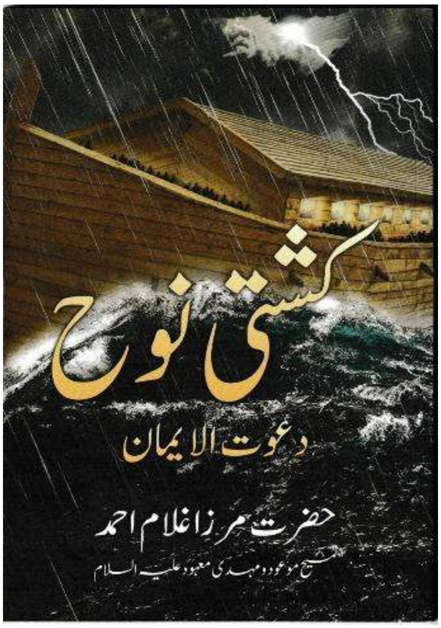

لنک:

https://www.alislam.org/urdu/pdf/Kashti Nooh.pdf

خواندگی: صفحہ ۱۱۰ سے کتاب کے اختتام تک

۱۱: جماعتی کتاب مطالعہ کرنے کے لئے☆

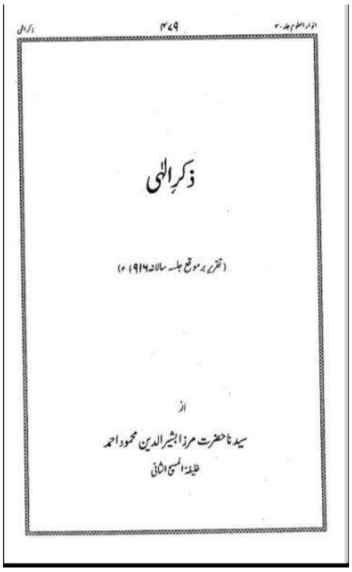

لنک:

https://share.google/p9LnuVzg4rKXzQMxt

مصنف حضرت مصلح موعودؓ

خواندگی: صفحہ ۴۸۸ سے صفحہ ۴۹۱ تک

ذکر الٰہی کی طرف توجہ کی کمی کی وجہ

Did You Know?

کیا آپ جانتے ہیں ؟

- احمدیہ مسلم جماعت کا پہلا اخبار 'الحکم' تھا۔ اس کا آغاز اسال میں ۱۸۹۷ میں حضرت مسیح موعودؑ کے صحابہ نے کیا تھا۔ یہ صحابہ حضرت شیخ یعقوب علی عرفانیؓ کو امرتسر میں رہتے تھے ۔ انہوں نے اس اخبار میں ایک ماہر اخبار نولیس کے طور پر کام کیا۔
- ابتدائی اشاعت ۱۹۱۲ کی پچھلی تاریخوں میں احمدیہ مسلم جماعت کی خواتین کے لئے خصوصی طور پر کی گئیں۔ یہ احمدیہ خاتون کے نام سے تھی۔ اس کی اشاعت حضرت شیخ یعقوب علی عرفانیؓ نے شروع کی تھی جو الحکم ایڈیٹر تاہم احمدی خواتین ۱۹۱۶ میں اسکی اشاعت بند کر دی گئی۔ (تاریخ لجنہ اماءاللہ اردو والیوم ا)
- حضرت مرزا غلام احمدؑ نے ایک رسالہ شائع کیا جس کا نام 'دی ریویو اف ریلیجنس(Review of Religions) فردی وسٹرن ولڈر' اور ۱۵ جنوری ۱۹۰۱ کو ایک اشتہار جاری کیا۔ جنوری ۱۹۰۲ سے 'دی ریویو اف ریلجن' انگریزی میں مولوی محمد علی کی ادارت میں اور پھر اردو میں مارچ ۱۹۰۲ سے شروع ہوا۔

روس کے مشہور فلسفی اور مصنف کاؤنٹ لیو ٹالسٹائی کو حضرت مفتی محمد صادقؓ کی وساطت سے ایک کوپی بھیجا۔ اس نے جواب دیا کہ:

"مجھے یہ بھیجنے کے لئے میں آپ کا بہت مشکور ہوں اور آپ کے خط کے لئے بھی شکر گزار ہوں۔ آپ کا مخلص، ٹالسٹائی، روس سے۔ ۵ جون ۱۹۰۳"۔ *(ahmadipedia.org)*

طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيْضَةٌ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ

(سنن ابن ماجه كِتَابُ السُّنَّةِ بَابُ فَضْلِ الْعُلَمَاءِ وَالْحَثِّ عَلَى طَلَبِ الْعِلْمِحديث نمبر224)

ترجمہ: علم حاصل کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے

1922 - 2022

Lajna Imaillah Mauritius

Member of CMA